جلد ۵۰/۱۵ | ۱۴ امان ۱۳۴۰ ہش | ۱۴ مارچ ۱۹۶۱ء | نمبر ۶۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۳ مارچ بوقت دس بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔

احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ٹریکٹروں کی مرمت کے لئے ملک بھر میں ورکشاپ کھولنے کا فیصلہ

"ٹریکٹروں کے مکینکوں اور اوپریٹروں کو تربیتی سہولتیں مہیا کی جائیں گی" (جنرل شیخ)

کراچی ۱۳ مارچ۔ وزیر خوراک و زراعت لیفٹیننٹ جنرل کے ایم شیخ کی زیر صدارت ٹریکٹر ڈیلروں اور مینوفیکچررز کے ایک اجتماع میں کل یہاں ملک بھر میں "زراعتی بنیادی ورکشاپوں" کا ایک جال بچھانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ ورکشاپ ٹریکٹروں کی مرمت اوورہالنگ اور فاضل پرزے تیار کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ اس قسم کے ورکشاپ اس سال کے آخر تک لائل پور اور ملتان میں کام شروع کر دیں گے۔ ان زراعتی بنیادی ورکشاپوں کے قیام کا مقصد ملک بھر میں ٹریکٹروں کی مرمت اوورہالنگ، پرزے بدلنے اور سروسنگ کی سہولتیں مہیا کرنا ہے۔

اجتماع میں یہ بھی طے کیا گیا کہ ڈیلر خود ٹریکٹروں کے مکینکوں اور ٹریکٹر اوپریٹروں کے لئے تربیت کی سہولتیں مہیا کریں گے۔ وزیر خوراک و زراعت نے تاسف کے لہجہ میں کہا فاضل پرزوں اور سروسنگ کی سہولتوں کی کمی کے باعث ملک مشینری کا قبرستان بن کر رہ گیا ہے فاضل پرزے نہ ہونے کی وجہ سے ٹریکٹروں کی ایک کثیر تعداد بےکار پڑی ہے۔ اور ڈیلر صرف مکمل یونٹ فروخت کرنے میں ہی دلچسپی لیتے ہیں۔ جنرل شیخ نے کہا کہ ملک میں ٹریکٹروں کی مانگ روز بروز بڑھ رہی ہے لیکن ورکشاپ کی سہولتیں بالکل عنقا ہیں۔ آپ نے ڈیلروں اور مینوفیکچررز سے اپیل کی کہ وہ کاشتکاروں کے ساتھ انصاف کریں۔ اور فاضل پرزوں کی سپلائی کی پوزیشن بھی بہتر بنائیں۔ وزیر خوراک نے کہا اب وسیع پیمانہ پر میکانکی ذرائع سے کاشتکاری کا دور شروع ہونے والا ہے۔ جس کے نتیجہ کے طور پر ٹریکٹروں کی مانگ بڑھ جائے گی۔

——— واشنگٹن ۱۳ مارچ۔ امریکی وزارت خارجہ کے پریس سکرٹری مسٹر لنکن وائٹ نے کہا ہے کہ ۱۹۵۹ء کی وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں مغربی ملکوں نے برلن کے مسئلہ کے تصفیہ کے لئے جو تجاویز پیش کی تھیں امریکہ اپنے آپکو ان کا پابند نہیں سمجھتا۔

لاہور میں دستکاری کی بارہ روزہ نمائش کا افتتاح

افتتاح کی رسم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ایڈیشنل چیف سکرٹری نے ادا کی

لاہور ۱۳ مارچ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ایڈیشنل چیف سکرٹری حکومت مغربی پاکستان نے کل یہاں انڈسٹریل اینڈ کمرشل میوزیم میں دستکاری کی ایک بارہ روزہ نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ چونکہ بیرونی منڈیوں میں دستکاری کی پاکستانی مصنوعات کی کافی مانگ ہے۔ اس لئے دستکاری کی مصنوعات کے معیار کو بہتر بنا کر اور پیداوار کو بڑھا کر کافی مقدار میں زرمبادلہ کمایا جا سکتا ہے۔ آپ نے توجہ دلائی کہ صوبائی محکمہ صنعت، چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن، نیشنل کالج آف آرٹس اور تاجروں کو مل کر دستکاریوں اور گھریلو صنعتوں کی رفتار ترقی کو تیز کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

آپ کی تقریر سے قبل صوبائی محکمہ صنعت کے ڈائرکٹر مسٹر اے ایم کے مزاری نے انڈسٹریل اینڈ کمرشل میوزیم (جو دس سال قبل قائم ہوا تھا) کی تاریخ بیان کی۔ اور اس کی ترقی کے مختلف مراحل پر روشنی ڈالی انہوں نے امید ظاہر کی کہ دستکاری کا مستقبل بہت روشن ہے۔ اس نمائش میں ہاتھ کے کام اور چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کے سینکڑوں نادر نمونے پیش کئے گئے ہیں۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی صحت کیلئے دعا کی تحریک

لاہور ۱۲ مارچ بوقت دس بجے صبح

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے کل دوپہر کے بعد کچھ تکلیف نفخ کی وجہ سے ہو گئی تھی۔ آج صبح طبیعت بہتر ہے لیکن کھانسی کی وجہ سے زخم میں درد ہوتا ہے۔ ٹمپریچر ۹۹.۶ ہے۔ صحت کی ترقی کی رفتار آہستہ ہے۔

احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۳ مارچ۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت تاحال پہلے جیسی ہی ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

پی آئی اے کی نئی سروس

لاہور ۱۳ مارچ۔ آئندہ تیس اپریل سے کراچی اور راولپنڈی کے درمیان پی آئی اے کی نئی سروس کا آغاز کیا جائے گا۔ یہ سروس لاہور اور ملتان کے راستے ہو کر جایا کرے گی اور ہفتے میں دو بار چلے گی۔ پی آئی اے اگلے ۹ مئی سے دو اور سروسیں بھی شروع کر رہی ہے۔

ڈھاکہ میں ایٹمی طاقت کا مرکز

ڈھاکہ ۱۳ مارچ۔ ڈھاکہ میں ایٹمی طاقت کا مرکز اگلے سال کام شروع کر دے گا۔ مرکز کے قیام کا جائزہ لینے کے لئے تین ارکان پر مشتمل ایک وفد پچھلے دنوں ڈھاکہ گیا تھا۔ اس نے پاکستان کے ایٹمی توانائی کمیشن کے چیئرمین کو مرکز کی تعمیر کے بارہ میں اپنی رپورٹ پیش کی تھی جو منظور کر لی گئی ہے۔

بارہ ہزار انڈونیشی باغیوں نے ہتھیار ڈال دیئے

جاکرتہ ۱۳ مارچ۔ انڈونیشی فوج نے آج یہاں اعلان کیا ہے کہ اس سال جنوری اور فروری کے دوران مشرقی انڈونیشیا میں بارہ ہزار باغیوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اور جنگ ترک کر کے انڈونیشیا کی شہری زندگی اختیار کر لی۔ اس عرصہ میں ۱۲ باغی ہلاک ہوئے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ مارچ ۶۱ء

نیا طوفان اور اس کا مقابلہ

(۲)

جناب انیس احمد صاحب نے یہ ٹھیک فرمایا ہے کہ

"قرآن جو حق ہے لوگوں کو دعوت دیتا ہے کہ اگر وہ اس پر ایمان نہ لا سکیں تو اس کے بعد کسی دوسرے حق کی تلاش عبث ہوگی۔ فبای حدیث بعدہٗ یومنون اسکے بعد کس پر ایمان لائینگے فماذا بعد الحق الا الضلال حق کے بعد سوائے گمراہی کے اور کیا ہے۔ نور ایک ہے لیکن ظلمتیں بہت سی ہیں یخرجھم من الظلمات الی النور اللہ ان کو ظلمتوں سے نکال کر ایک نور کی طرف لاتا ہے۔"

ڈاکٹر رفیع الدین نے جو حق باطل فلسفوں کی تردید کے لئے پیش کیا ہے جناب انیس احمد صاحب کے الفاظ میں یہ ہے کہ

"مصنف کے نزدیک یہ فلسفہ قرآن سے ماخوذ ہے اور اس کے صحیح ہونے کے دعویٰ کی بنیاد بھی یہی ہے۔ کیونکہ قرآن سے اخذ کئے ہوئے نتائج غلط نہیں ہو سکتے اور پھر وہ اپنے آپ کو اس فلسفہ کا موجد نہیں سمجھتا بلکہ اس کے نزدیک اس کا موجد اقبال ہے جس نے اسے فلسفۂ خودی یا خود شعوری کا نام دیا تھا۔ مصنف نے صرف اتنا کیا ہے کہ اس فلسفہ کو اور ترقی دی ہے اور اس کی توسیع اور توضیح یا تنظیم کرتے ہوئے اس کے منطقی یا عقلی نتائج کو اس خاص حد تک پہنچایا ہے جو اس زمانہ کی علمی ترقیوں کے پیش نظر ممکن تھی۔"

گویا ڈاکٹر صاحب کے نزدیک جو خودی کا فلسفہ علامہ اقبال مرحوم نے پیش کیا ہے۔ وہ واحد حق ہے جو مغرب کے تمام باطل فلسفوں کا جواب ہے۔ تاہم جناب انیس احمد صاحب کو مولانا ابوالحسن ندوی سے یہ شکایت ہے کہ انہوں نے ڈاکٹر رفیع الدین صاحب کے نظریہ کو نہ اپنایا ہے اور نہ اسکے خلاف لکھا ہے۔ اس سے جو بات ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ گو مولانا ندوی ڈاکٹر رفیع الدین کے خلاف نہیں تاہم وہ ان سے کلی طور پر متفق بھی نہیں ان کے خیال میں خودی یا خود شعوری کا فلسفہ ایک فلسفہ تو ضرور ہوگا مگر وہ اسلام نہیں۔ خیر یہ ہمارا قیاس ہے ممکن ہے مولانا کا یہ خیال نہ ہو۔ لیکن اصل بات یہی ہے کہ اسلام محض ایک فلسفہ نہیں ہے بلکہ ایک دین ہے دین صرف فلسفہ نہیں ہوتا بلکہ ایک احساس حقیقت ہوتا ہے جس کی بنیاد مابعد الطبیعات کی سرحدیں ہوتی ہے جہاں فلسفہ کی رسائی ناممکن ہے۔ فلسفہ کے حدود اس ورلی دنیا تک محدود ہیں اس کی پہنچ صرف ان کیفیات تک ہے جو ہمارے ظاہری حواس محسوس کرتے ہیں خودی یا خود شعوری کا فلسفہ بھی دوسرے فلسفوں کی طرح محدود ہے ہو سکتا ہے کہ دوسرے فلسفوں کے مقابلہ میں یہ فلسفہ بہتر ہو اور اسلام کے قریب تر ہو مگر ہم اس کو اسلام نہیں کہہ سکتے۔ اسلام کی پرواز مادیات سے بلند تر ہے اور اس کی بنیاد ایمان بالغیب۔ ایمان بالرسالت اور ایمان بالمعاد پر ہے ظاہر ہے کہ یہ مسائل فلسفہ کا موضوع نہیں ہو سکتے ؏

کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

ہم یہاں فلسفہ خودی یا خود شعوری کی تردید نہیں کر رہے ہو سکتا ہے کہ یہ فلسفہ اسلام کی طرف رہنمائی کرنے میں ممد ہو لیکن موجودہ نئے ارتداد کا مقابلہ صرف اس فلسفہ سے نہیں کیا جا سکتا۔ فلسفہ سے فلسفہ کی ٹکر منفی نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ کوئی مثبت چیز معرض ظہور میں نہیں لا سکتی اس وقت جس چیز کی ضرورت ہے وہ فلسفہ کے مقابلہ میں فلسفہ کی نہیں خواہ کتنا ہی معقول کیوں نہ معلوم ہو۔ اس وقت جو آفت ہے وہ ایمان کا فقدان ہے۔ ایمان کی بنیاد محض عقلیت پر نہیں بلکہ اس کے لئے ایک واہبیت کی ضرورت ہے جو تمام فلسفوں سے بالا ہے۔ جو حقیقت کا روبرو مشاہدہ کراتی ہے۔ جو حق الیقین کا درجہ رکھتی ہے۔ اس وقت تک جو فلسفے انسان نے سوچے ہیں ان کے مقابلہ میں اسلام کو ایک فلسفہ کے طور پر پیش کرنا خواہ اس فلسفہ کی بنا اس خود بنیاد قرآن کریم پر ہی کیوں نہ ہو، اسلام کو انسانی فکر کی سطح پر لاتا ہے جو وہ ہرگز نہیں۔ اس پر حق الیقین کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کوئی تحدی سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ فلسفہ خودی یا خود شعوری حق ہے کیا ڈاکٹر رفیع الدین یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ جو نتائج انہوں نے برآمد کئے ہیں یہ وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی وحی سے پیدا ہو سکتے ہیں خود جناب انیس احمد صاحب کا یہ سوال اٹھانا کہ

"اب دو صورتیں ممکن ہیں یا تو یہ کہ مصنف کا یہ خیال درست ہے کہ تمام باطل فلسفوں کا ایک ہی جواب جو ممکن ہے یہی فلسفہ خودی یا خود شعوری ہے جس کی ترقی یافتہ صورت کو اس نے اپنی کتاب میں پیش کر دیا ہے اور یا یہ کہ مصنف کا یہ خیال درست نہیں۔"

ڈاکٹر صاحب کے نتائج کی غیر یقینی صورت حال پر دلالت کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ ایمان کی بنیاد نہیں بن سکتے کیونکہ ان کی صداقت مشکوک ہے ڈاکٹر صاحب تحدی سے نہیں کہہ سکتے کہ جو فلسفہ وہ پیش کر رہے ہیں یہی اللہ تعالیٰ کی وحی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ یہ دعویٰ نہیں کر سکتے۔

اس کے برخلاف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس نئے ارتداد کے مقابلہ کا جب اعلان فرمایا تو آپؑ نے نہایت تحدی کے ساتھ یہ بھی اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس ارتداد کا مقابلہ کرنے کے لئے مبعوث کیا ہے چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"اب اے مسلمانو سنو! اور غور سے سنو! کہ اسلام کی پاک تاثیروں کے روکنے کے لئے جس قدر پیچیدہ افترا اس عیسائی قوم میں استعمال کئے گئے اور پرمکر حیلے کام میں لائے گئے اور ان کے پھیلانے میں جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں یہاں تک کہ نہایت شرمناک ذریعے بھی جن کی تصریح سے اس مضمون کو منزہ رکھنا بہتر ہے اسی راہ میں ختم کئے گئے یہ کرسچن قوموں اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کارروائیاں ہیں کہ جب تک ان کے اس سحر کے مقابل پر خدا تعالیٰ وہ پرزور ہاتھ نہ دکھاوے جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہو اور اس معجزہ سے اس سحر کو پاش پاش نہ کرے تب تک اس جادوئے فرنگ سے سادہ لوح دلوں کو مخلصی حاصل ہونا بالکل قیاس اور گمان سے باہر ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے اس جادو کے باطل کرنے کے لئے اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے اس بندہ کو اپنے الہام اور کلام اور اپنی برکات خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرۂ کامل بخشکر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف و دقائق ساتھ دئے تا اس آسمانی پتھر کے ذریعہ سے وہ موم کا بت توڑ دیا جائے جو سحر فرنگ سے تیار کیا ہے۔ سو اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے کیا ضرور نہیں تھا کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا۔ کیا تمہاری نظروں میں یہ بات عجیب اور انہونی ہے کہ خدا تعالیٰ نہایت درجہ کے مکروں کے مقابلہ پر جو سحر کی حقیقت تک پہنچ گئے ہیں ایک ایسی حقانی چمکار دکھاوے جو معجزہ کا اثر رکھتی ہو۔"

الغرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف نئے ارتداد کے طوفان کی واضح نشاندہی ہی نہیں فرمائی بلکہ بابانگ دہل اعلان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سحر فرنگ کو اپنے اعجاز سے مٹا دیگا۔ اور وہ یہ اعجاز ہے کہ اس نے مجھ کو تجدید و احیائے اسلام کیلئے مبعوث فرمایا ہے۔ آپ نے یہ بات تکوینی مصلحین کی طرح جو اپنی عقل پر نازاں ہوتے ہیں۔ کسی غرور نفس کی وجہ سے نہیں کہا بلکہ الٰہی ارادہ کو بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے صاف صاف لفظوں میں کہا ہے کہ ٹھیک یہی زمانہ ہے جو اس عظیم مصلح کا مقتضی ہے جس کو احادیث نبوی میں ابن مریم اور الامام المہدی کا نام دیا گیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں ؎

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

آپ نے صرف ایک حقیقت کو بیان فرمایا ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس نئے طوفان ارتداد کا مقابلہ کرنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ آپ کی ذات میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ زبردست پیشگوئی پوری ہوئی ہے جس کا ظہور آخری زمانہ میں ہونا مقدر تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپؑ کے اعلان میں یقین ہے امید ہے اور رجائیت ہے۔ مایوسی کا شائبہ بھی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپؑ نے بالوثوق یہ دعویٰ کیا کہ میں اس طوفان کا مقابلہ کروں گا۔ کیونکہ میرا کھڑا کرنے والا سب سے زیادہ طاقتور ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ اور رمضان المبارک

احباب جماعت میں سے بعض ایسے خوش نصیب جن کو اللہ تعالیٰ نے دینی اموال کے ساتھ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہوا ہے اپنے پر واجب زکوٰۃ رمضان المبارک میں ادا کیا کرتے ہیں۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے گذارش ہے کہ رمضان المبارک گذر رہا ہے نیز صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال بھی قریب الاختتام ہے لہٰذا براہ مہربانی ایسے احباب اپنے پر واجب زکوٰۃ کی رقوم اسی ماہ میں ادا کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

(ناظر بیت المال)

ربوہ کے رمضان کا روح پرور نظارہ

لاہور۔ لائل پور۔ سرگودھا وغیرہ کی جماعتیں توجہ فرمائیں

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

مَیں سفر کا بہت کچّا ہوں یا یوں سمجھ لیجئے کہ مرکز کا سخت دلدادہ ہوں۔ قادیان کے زمانہ میں میری ساری عمر قادیان میں اور ربوہ کے زمانہ میں ربوہ میں گزری ہے اور بہت کم باہر رہا ہوں۔ اور رمضان کا مہینہ تو مَیں نے خاص طور پر ہمیشہ مرکز میں گزارا ہے والشاذ کالمعدوم۔ لیکن اِس سال ایسا اتفاق ہوا کہ اُم مظفر احمد کی بیماری کے تعلق میں مجھے اِس رمضان کے ابتدائی چند دن لاہور میں گزارنے پڑے اور مَیں نے یوں محسوس کیا کہ گویا ایک مچھلی کو تالاب سے باہر نکال کر میدان میں پھینک دیا گیا ہے۔ بے شک مَیں تین چار سال سے ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت روزہ نہیں رکھتا اور فدیہ ادا کر کے خدائے رحیم و کریم کی رعایت سے فائدہ اٹھاتا ہوں مگر رمضان میں صرف روزے کا ہی سوال نہیں ہوتا بلکہ اِس مبارک مہینہ میں کثیر التعداد برکتوں کے اجتماع کی وجہ سے روزے سے محروم انسان بھی کئی قسم کی برکتوں سے حصہ پا سکتا ہے اور پا لیتا ہے۔ اور پھر خدا کے فضل سے ہمارے مرکز میں کسی ایک فرد کا انفرادی روزہ نہیں ہوتا بلکہ بعض محروم الصوم لوگوں کے باوجود گویا سارے شہر کا اجتماعی روزہ ہوتا ہے اور مرکز کی فضا اور مرکز کے زمین و آسمان روزے کی گوناگوں برکات سے گونجتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ اور تلاوتِ قرآن اور درسِ قرآن اور درسِ حدیث اور نوافل اور تراویح اور صلوٰۃ تہجد اور صلوٰۃ ضحیٰ اور تحیّاتِ دعا و سلام اور درود اور ذکر الٰہی سے مرکز کے روز و شب اس طرح معمور نظر آتے ہیں جس طرح کہ ایک برسنے والا گھنا بادل پانی کے قطروں سے معمور ہوتا ہے۔ اور یہ دلکش روحانی کیفیت رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کی دلآویزی کے ذریعہ گویا اپنے کمال کو پہونچ جاتی ہے۔ واللّٰھم زد فزد۔

اِس سال مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ مسجد مبارک ربوہ میں اعتکاف بیٹھنے والوں میں خاصی تعداد اُن مخلصین کی ہے جو بیرونی مقامات سے آ کر ربوہ میں رمضان کا آخری عشرہ گزارنا چاہتے ہیں اور میرے دل میں یہ زبردست تحریک پیدا ہو رہی ہے کہ کیا اچھا ہو کہ ربوہ کے قریبی اضلاع یعنی لاہور۔ سرگودھا۔ لائل پور۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ اور گجرات وغیرہ سے ہر سال کوئی نہ کوئی دوست ربوہ آ کر رمضان کا مہینہ یا کم از کم رمضان کا آخری عشرہ گزارا کریں اور رمضان کی برکات کا وہ روح پرور نظارہ دیکھیں (اور اس سے فائدہ اٹھائیں) جو اِس وقت پاکستان میں ربوہ کے سوا کسی اور مقام کو حاصل نہیں۔

پس میں اضلاع مذکورہ بالا کے دوستوں اور ان اضلاع کے امیروں سے (اور اگر ممکن ہو تو دوسرے اضلاع سے بھی) اپیل کرتا ہوں کہ وہ ایسا انتظام کریں کہ ان کا کوئی نمائندہ ہر سال باری باری ربوہ میں آ کر رمضان یا کم از کم رمضان کا آخری عشرہ گزارا کرے۔ اِس غرض کے لئے زیادہ تر ایسے دوستوں کو چُننا چاہیئے جو مخلص ہوں۔ دین کی محبت رکھتے ہوں اور دعاؤں کے عادی ہوں گو بعض ایسے لوگ بھی چُنے جا سکتے ہیں جو فی الحال اِن صفات کے حامل نہیں مگر حامل بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں تاکہ جماعت میں روحانیت کا جذبہ اور دعاؤں کی طرف بیش از پیش رغبت پیدا ہو۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ اگر مقامی جماعتیں اِس تجویز کی طرف توجہ دیں گی تو انشاء اللہ اِس ذریعہ سے نہ صرف بیرونی جماعتوں کو بہت فائدہ ہو گا بلکہ مرکز کی جماعت بھی بیرونی جماعتوں کے ساتھ روحانی ربط پیدا کر کے کافی فائدہ اٹھائیگی۔

لیکن اِس تجویز کو پُوری طرح کامیاب بنانے کے لئے مرکز کے صیغہ مہمان خانہ کو بھی بیدار ہونا پڑے گا تاکہ جو دوست ربوہ میں رمضان گزارنے کے لئے باہر سے آئیں انہیں رہائش اور کھانے وغیرہ کے معاملہ میں کوئی تکلیف نہ ہو اور مہمان خانہ کے ماحول میں کشش پیدا کی جائے۔ لنگر خانہ کا انتظام اس سے بہت زیادہ اہم ہے جو بعض لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کیونکہ یہ اُن پانچ بنیادی شاخوں میں سے وہ ضروری شاخ ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیشہ اپنے انتظام میں رکھا تھا اور زندگی بھر انجمن کی طرف منتقل نہیں کیا تاکہ جو مہمان دین سیکھنے کے لئے مرکز میں آئیں انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکثر فرمایا کرتے تھے کہ "لنگر خانہ تو ہمارا مدرسہ ہے جس کے ذریعہ باہر سے آنیوالوں کو دینی تعلیم دی جاتی ہے"۔ یہ امر خوشی کا موجب ہے کہ حال ہی میں صدر انجمن احمدیہ نے مہمان خانہ کے انتظام کو بہتر بنانے کی طرف توجہ دی ہے،

اور ایک ایسے عزیز کو اس کام کی نگرانی کے لئے مقرر کیا ہے جو اس کام کی اہمیت کو سابقہ انتظام کی نسبت بہتر سمجھتا ہے اور خدائی مہمانوں کے اکرام کا جذبہ رکھتا ہے اور گو اصولاً خدائی مہمانوں کی نظر میں مرکز کی کشش مقام و طعام کے خیال سے بالا ہونی چاہیئے مگر اس کی وجہ سے میزبانوں کی ذمہ داری کم نہیں ہوتی بلکہ بڑھ جاتی ہے۔

بہرحال جماعت کی روحانی تربیت کا ایک عمدہ ذریعہ یہ بھی ہے کہ قریب کی جماعتوں کے نمائندے باری باری مرکز میں آکر رمضان گذارا کریں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ جو بابرکت نظارہ مرکز میں رمضان کا مہینہ پیش کرتا ہے وہ انشاء اللہ نیک دل لوگوں کے لئے بہت سی برکتوں کے حصول کا موجب ہوگا۔ بشرطیکہ آنے والے دوست عبادت اور دعا اور روحانی غذا کی خالص نیت سے آئیں اور اپنے میزبان بھائیوں کی کمزوریوں کی طرف نہ دیکھیں بلکہ اُن اجتماعی خوبیوں کی طرف نگاہ رکھیں جن سے مرکز کا رمضان خدا کے فضل و کرم سے معمور ہوتا ہے۔ والسّلام

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد

ربوہ ۱۰ مارچ ۱۹۶۱ء

مجالس خدام الاحمدیہ سرگودہا ڈویژن کی اطلاع کیلئے

ضروری اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ سرگودہا ڈویژن کی علاقائی سطح پر تنظیم کے لئے جدوجہد کا آغاز کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالےٰ مجلس کے پروگرام پر صحیح رنگ میں عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ سرگودہا ڈویژن میں اضلاع سرگودہا جھنگ لائلپور اور میانوالی شامل ہیں۔ ڈویژن کی بڑی بڑی مجالس خصوصاً شہری مجالس اور ایسی دیہاتی مجالس جہاں خدام کی تعداد پچیس سے زیادہ ہے اُن میں جا کر خاکسار کام کا جائزہ لینے کا ارادہ رکھتا ہے اور اس کام کو ماہ اپریل کے پہلے ہفتہ میں سرانجام دوں گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ اس غرض کی تکمیل کے لئے مجلس مشاورت کے موقعہ پر قائدین متعلقہ سے مشورہ لینا ہے۔ اس لئے جملہ قائدین یا ان کے نمائندے ۲۵ مارچ ۶۱ء میں بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں تشریف لادیں اگر کسی مجلس کا نمائندہ شامل نہ ہوسکتا ہو۔ تو وہ مجھے اپنی مجلس کے لئے مناسب تاریخ وقت اور مقام اطلاع ۲۳/۳/۶۱ تک بذریعہ ڈاک کردیں مجالس کے دورہ کے موقعہ پر اجلاس عامہ اور جہاں یہ ممکن نہ ہو مجلس عاملہ مقامی کے اجلاس میں خاکسار شامل ہونا چاہتا ہے۔

قائدین اضلاع سے خاص طور پر تعاون اور جدوجہد کی درخواست ہے۔

ڈاک کا پتہ:۔ معرفت مرزا عبدالحق ایڈووکیٹ کوٹھی نمبر ۱ سول لائن سرگودہا

خاکسار محمد شفیع سلیم
قائد علاقائی سرگودہا ڈویژن نزیل ربوہ

مسجد مبارک ربوہ میں معتکف ہونیوالے احباب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی سنت کی پیروی میں رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی برکات سے متمتع ہونے کے لئے حسب سابق امسال بھی بہت سے احباب مسجد مبارک میں معتکف ہوئے ہیں اس وقت معتکفین کی کل تعداد بانوے ہے ان میں ۵۲ مرد اور چالیس خواتین شامل ہیں۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس امیر المعتکفین مقرر ہوئے ہیں۔

معتکف احباب کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے:۔

نمبر شمار	نام	
۱ -	محترم مولوی جلال الدین صاحب شمس	امیر المعتکفین
۲ -	〃 چوہدری عنایت اللہ خاں صاحب	دھرگ میانہ ضلع سیالکوٹ
۳ -	〃 صوفی خدا بخش صاحب عبدؔ زیروی	انسپکٹر وقف جدید ربوہ
۴ -	〃 حکیم عبدالعزیز صاحب	گولبازار ربوہ
۵ -	〃 صوفی حبیب اللہ صاحب لدھیانوی	دارالیمن ربوہ
۶ -	〃 انور علی صاحب	دارالنصر ربوہ
۷ -	〃 سید مبارک احمد صاحب سرور ابن مکرم حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب مرحوم	
۸ -	〃 ملک فضل احمد صاحب	محلہ دارالیمن ربوہ
۹ -	〃 عزیز محمد صاحب اظہر	جامعہ احمدیہ ربوہ
۱۰ -	〃 محمد عثمان صاحب چینی	〃
۱۱ -	〃 چوہدری عبدالحمید صاحب کاٹھگڑھی صحابی چک ۲/T-D-A ضلع مظفر گڑھ	
۱۲ -	〃 مستری نور محمد صاحب	دارالنصر ربوہ
۱۳ -	〃 حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل	انسپکٹر وقف جدید ربوہ
۱۴ -	〃 سید منیر احمد صاحب باہری	ربوہ
۱۵ -	〃 مولانا ابو العطاء صاحب	〃
۱۶ -	〃 کیپٹن ملک عبداللہ خانصاحب	〃
۱۷ -	〃 فقیر محمد صاحب کابلی	〃
۱۸ -	〃 شرف الدین صاحب	جنوبی افریقہ
۱۹ -	〃 مولوی محمد یٰسین صاحب	سابق محرر دارالضیافت ربوہ
۲۰ -	〃 ملک محمد صادق صاحب صحابی جہلمی	ربوہ
۲۱ -	〃 اللہ بخش صاحب بھٹی کوٹ سلطان	ضلع جھنگ
۲۲ -	〃 غلام رسول صاحب عینو والی	ضلع سیالکوٹ
۲۳ -	〃 مولوی محمد اسد اللہ صاحب کاشمیری	ربوہ
۲۴ -	〃 عبدالرحمان صاحب	داتہ ضلع ہزارہ
۲۵ -	محترم فضل کریم صاحب مجاہد کپورتھلوی	حال گوجرانوالہ
۲۶ -	〃 حاجی محمد فاضل صاحب	ربوہ
۲۷ -	〃 سید محمد محسن صاحب	دارالرحمت ربوہ
۲۸ -	〃 محمد ملک صاحب	گھسیٹ پورہ (لائلپور)
۲۹ -	〃 امتیاز الدین احمد صاحب	ایمن آباد (گوجرانوالہ)
۳۰ -	〃 مولوی محمد احمد صاحب	دارالصدر غربی ربوہ
۳۱ -	〃 پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب	دارالرحمت شرقی ربوہ
۳۲ -	〃 ملک بشیر احمد صاحب	ربوہ
۳۳ -	〃 ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب	〃
۳۴ -	〃 سردار مصباح الدین صاحب	چنیوٹ
۳۵ -	〃 قاضی محمد رشید صاحب	ربوہ
۳۶ -	〃 راجہ نصیر احمد صاحب ناصر	جامعہ احمدیہ ربوہ
۳۷ -	〃 چوہدری شجاعت علی صاحب	انسپکٹر بیت المال ربوہ
۳۸ -	〃 میاں محمد ابراہیم صاحب	نانول ڈوگر (شیخوپورہ)
۳۹ -	〃 شیخ نور احمد صاحب منیر	سابق مبلغ شام ربوہ
۴۰ -	〃 خدا بخش صاحب مومن	ربوہ
۴۱ -	〃 صوفی محمد اسحاق صاحب	مبلغ لائبیریا ربوہ
۴۲ -	〃 محمد شفیع صاحب سلیم	سرگودہا
۴۳ -	محترم حافظ علم الدین صاحب	میاں چنوں ضلع ملتان
۴۴ -	〃 ماسٹر لطیف احمد صاحب عارف	ربوہ
۴۵ -	〃 مولوی عبدالحق صاحب بدوملہوی	〃
۴۶ -	〃 چوہدری احمد علی صاحب	سرگودہا
۴۷ -	〃 عبدالقیوم صاحب	کوئٹہ
۴۸ -	〃 سید صوفی عبدالرحیم صاحب لدھیانوی	ربوہ
۴۹ -	〃 چوہدری اعجاز احمد صاحب	کراچی
۵۰ -	〃 مرزا نصیر احمد صاحب	لاہور چھاؤنی
۵۱ -	〃 عبداللطیف صاحب	دارالصدر شرقی ربوہ
۵۲ -	〃 عبدالمومن خانصاحب کاٹھگڑھی	ربوہ

قومِ احمد! جاگ تو بھی جاگ اس کے واسطے

"دنیا اس محبت سے ناآشنا ہے جو مجھے میری جماعت سے ہے"

(حضرت خلیفۃ المسیح)

(شیخ خورشید احمد)

رمضان المبارک کا آخری عشرہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے شروع ہو چکا ہے جو ہر مومن کو دعوت دے رہا ہے کہ وہ اس عشرہ کی غیر معمولی روحانی برکتوں اور آسمانی رحمتوں سے اپنے دامن کو مالا مال کرے۔

ان ایام میں ایک سچے اور حقیقی احمدی کی سب سے مقدم سب سے بڑی اور سب سے اہم دعا تو یہی ہونی چاہیئے اور ہوتی ہے کہ الٰہی! دنیا میں اسلام کو جلد تر ہر لحاظ سے غلبہ بخش اور ہمیں اور ہماری آئندہ نسلوں کو توفیق عطا فرما کہ ہم احمدیت کے ذریعے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے مبارک دن کو قریب سے قریب تر لانے کا موجب بنیں اور رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو ہمیشہ دنیا میں بلند رکھیں۔!

اس کے بعد ہماری دعاؤں کے سب سے زیادہ مستحق ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ہیں کہ جن کے مقدس وجود کے ساتھ اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے اسلام کی ترقی اور احمدیت کی اشاعت مقدر کر رکھی ہے یوں تو ہر احمدی حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتا ہے۔ لیکن رمضان کے اس آخری بابرکت عشرہ میں ہمارا فرض ہے کہ خاص توجہ کے ساتھ نہایت تضرع اور ابتہال سے حضور کی شفائے کاملہ کے لئے دعا کریں۔ دعا کرتے وقت اگر ہم حضور کی عظیم الشان خدمات دینیہ۔ جماعت پر حضور کے گرانقدر احسانات۔ اور جماعت کے ساتھ حضور کی محبت و شفقت کو پیش نظر رکھیں اور ان کی تفصیلات کو ذہن میں مستحضر کرنے کی کوشش کریں تو یقیناً ہماری دعائیں سوز و گداز اور رقت کے اس مقام تک پہنچ سکتی ہیں جہاں سے وہ قبولیت کا شرف حاصل کر کے ہی واپس لوٹتی ہیں —— حضور نے دین کی جو عظیم الشان خدمات سر انجام دیں اور ہماری بہتری اور بہبودی کے لئے کس طرح دن رات ایک کر دیا۔ اس کی تفصیل پر غور کیجئے! اور پھر اندازہ لگائیے کہ کیا واقعی آج ہمارا یہ فرض نہیں کہ ہم اپنی تمام دعاؤں کو حضور کی ذات گرامی کے لئے وقف کر دیں۔

ع

قومِ احمد جاگ تو بھی جاگ اس کے واسطے
ان گنت راتیں جو تیرے درد میں سویا نہیں

حضور کو اپنی جماعت کے ساتھ جو محبت ہے اس کا بھی تقاضا ہے کہ رمضان کے ان آخری ایام میں ہر وقت حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں کرنے میں مصروف رہیں۔ حضور کو اپنی جماعت کس درجہ عزیز ہے۔ اور اسلام کی اشاعت و ترقی کی کتنی تڑپ حضور کے دل میں ہے اس کا کسی قدر اندازہ حضور کے مندرجہ ذیل الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے جو حضور نے ۱۹۲۴ء میں سفر یورپ کے دوران عرشہ جہاز پر رقم فرمائے تھے۔

"کیسا اندوہناک ہے۔ کیسا حسرت خیز ہے وہ دل جو اس محبت سے ناآشنا ہے جو مجھے احمدی جماعت سے ہے۔ اور وہ دل اس محبت سے ناآشنا ہے جو احمدی جماعت کو مجھ سے ہے۔ وہ اس حالت کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ اور کون ہے جو اس درد سے آشنا ہو جس میں ہم شریک ہیں کہ وہ اس کیفیت کو سمجھ سکے۔ لوگ کہیں گے کہ جدائی روز ہوتی ہے اور علیحدگی زمانے کے خواص میں سے ہے۔ مگر کون اندھے کو سورج دکھائے اور بہرے کو آواز کی دلکشی سے آگاہ کرے۔ اس نے کب للّٰہ اور فی اللہ محبت کا مزہ چکھا کہ وہ اس لطف اور اس درد کو محسوس کرے۔ اس نے کب اس پیالہ کو پیا کہ وہ اس کی مست کر دینے والی کیفیت سے آگاہ ہو۔ دنیا لیڈر بھی ہیں اور ان کے پیرو بھی۔ عاشق بھی ہیں اور ان کے معشوق بھی۔ محب بھی ہیں اور ان کے محبوب بھی۔ مگر

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

کب ان کو اس ہاتھ نے تاگے میں پرویا۔ جس نے ہمیں پرویا۔ آہ! نادان کیا جانیں کہ خدا کے پروئے ہوؤں اور بندوں کے پروئے ہوؤں میں فرق ہوتے ہیں۔ بندہ لاکھ پروئے پھر بھی سب موتی جدا کے جدا رہتے ہیں۔ مگر خدا کے پروئے ہوئے موتی کبھی جدا نہیں ہوتے۔ وہ اس دنیا میں بھی اکٹھے رہتے ہیں اور اگلے جہان میں بھی اکٹھے رکھے جاتے ہیں۔ پھر ان کے دلوں کے اتصال اور ان کے قلوب کی یگانگت پر کسی اور جماعت یا اور تعلق کا قیاس کرنا نادانی نہیں تو اور کیا ہے۔

غرض کہ اس سفر نے اس پوشیدہ محبت کو جو احمدی جماعت کو مجھ سے تھی اور جو مجھے ان سے تھی نکال کر باہر کر دیا۔ اور ہمارے چھپے ہوئے راز ظاہر ہو گئے۔ اور ان کا ظاہر ہونے کا حق بھی تھا۔

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

اے عزیزو! میں آپ سے دور ہوں مگر جسم دور ہے روح نہیں میرا جسم کا ذرّہ ذرّہ اور میری روح کی ہر طاقت تمہارے لئے دعا میں مشغول ہے۔ اور سوتے جاگتے میرا دل تمہاری بھلائی کی فکر میں ہے"

مندرجہ بالا اقتباس کا ایک ایک لفظ ظاہر کر رہا ہے کہ حضور ایدہ اللہ کو اپنی جماعت کتنی عزیز ہے۔ اور حضور اپنی جماعت کی بہتری کے لئے کتنا درد اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ محبت و درد کی اس کیفیت کا تقاضا ہے کہ آج ہم بھی سوز و گداز رقت اور درد کی انتہائی کیفیت اپنے اوپر وارد کریں اور پورے تضرع اور ابتہال کے ساتھ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اپنے مولا کے حضور دعاؤں میں لگ جائیں۔

فوری ضرورت

ایک زنانہ کالج میں فرسٹ کلاس ایم اے (اردو) "پروفیسر اردو" کی ضرورت ہے۔ سیکنڈ کلاس ایم اے پر بھی غور ہو سکتا ہے۔ موزوں خواتین اپنی درخواست مع نام چھوڑ کر دو کاپیاں نظارت ہذا کو ارسال فرمائیں۔ قابل شریف مرد بھی جو بہ صفات رکھتے ہوں درخواست بھجوا سکتے ہیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ایک اہم اجلاس

مورخہ ۸ مارچ کو مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے ربوہ کے تمام حلقہ جات کے زعمار اور منتظمین کے لئے افطاری کا انتظام کیا گیا جس میں محترم میر داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مہتمم صاحب وقار عمل اور مکرم مولوی نصیر احمد خانصاحب سابق زعیم دار الصدر غربی الف (جو اعلائے کلمۃ الحق کے لئے پاکستان سے باہر تشریف لے گئے ہیں) نے شرکت فرمائی افطاری کے بعد مجلس عاملہ کا اجلاس محترم صدر صاحب کی صدارت میں ہوا۔ جس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جو عبدالرشید صاحب سماٹری نے کی۔ اس کے بعد مہتمم مقامی چوہدری عبدالعزیز صاحب نے عہدیداران سے خطاب کرتے ہوئے انہیں مجلس کو بیدار کرنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد آپ نے مولوی نصیر احمد خانصاحب کو جو تبلیغ اسلام کے لئے باہر تشریف لے جا رہے تھے الوداع کہا اور دعا کی کہ اللہ تعالےٰ ان کو کامیابی بخشے۔

اس کے بعد محترم صدر صاحب نے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش کریں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ آپ روزانہ خدام الاحمدیہ کے متعلق کارگزاری کا محاسبہ کریں۔ کہ کیا آپ نے آج کے دن اپنی ذمہ داری کو ادا کیا اس طرح آپ میں فرض کا احساس پیدا ہوگا۔

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر نے دعا فرمائی اور یہ اجلاس برخاست ہوا۔

مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے سال رواں کا پروگرام

(از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے سالِ رواں کے لئے اصولی پروگرام وضع کیا ہے۔ جو شعبہ وار درج ذیل ہے۔ مجالس مقامی طور پر اپنے ہاں اس پروگرام کے مطابق عمل کریں تفصیلات مقامی حالات کے ماتحت مقامی طور پر طے کی جاسکتی ہیں۔

اُمید ہے جملہ مجالس اس سال ان پر پوری طرح عمل کرینگی اور اس طرح اپنے فرائض کو پوری ذمہ داری سے ادا کریں گی۔ میں جملہ مجالس سے توقع رکھتا ہوں کہ امسال وہ مرکز کی جملہ ہدایات پر پوری طرح عمل کرکے ملک و قوم کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کے علاوہ اپنے بھائیوں کی بھی بہتر رنگ میں عملی تربیت کریں گی اور اپنے کام میں مداومت اختیار کرکے اس پروگرام پر مسلسل اور پیہم عمل کرتی چلی جائیں گی۔ تا آپ کا یہ کام دوامی رنگ اختیار کر جائے۔ مخلوقِ خدا کی خدمت کرنا آپ کی طبیعتِ ثانیہ بن جائے اور آپ کا یہ کام خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا حامل ہو جس سے دنیا اور آخرت دونوں جگہ سرخروئی حاصل ہو۔ آمین۔

شعبۂ اعتماد

۱۔ اگر آپ کے ہاں قائد مجلس کا انتخاب نہیں ہوا تو اس کی طرف فوری توجہ فرمائیں اور جلد تر جملہ خدام کو جمع کرکے قواعد کے مطابق قائد کا انتخاب کرائیں اور مقررہ فارم بھر جو اس غرض کے لئے گزشتہ ستمبر ۱۹۷۰ء میں آپ کو بھجوایا جاچکا ہے اس پر انتخاب کی رپورٹ بھجوائیں۔ قائد یا زعیم کا انتخاب ہر سال ہو جانا نہایت ضروری ہے اس طرح گزشتہ کمیوں کی تلافی کرنے کا موقع ملتا ہے اور مجالس میں بیداری پیدا ہوتی ہے۔

(۲) جملہ مجالس سے ماہانہ رپورٹیں مقررہ فارم پر آنی ضروری ہیں۔ اگر یہ فارم آپ کے پاس نہ ہوں تو مرکز سے منگوالیں۔ ہر ماہ کی رپورٹ آئندہ ماہ کی پندرہ تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی ضروری ہے۔ کسی مجلس کی کارگزاری اور زندگی کا پتہ اس کی رپورٹ سے لگ سکتا ہے۔ بہت سی مجالس کام تو کرتی ہیں مگر رپورٹ نہیں بھجواتیں یا دو دو تین تین ماہ کی رپورٹیں اکٹھی بھجوادیتی ہیں۔ یہ درست نہیں۔ اس سے کام کا صحیح اندازہ نہیں ہوسکتا۔ پس رپورٹ ہر ماہ بھجوائیں اور باقاعدہ بھجوائیں رپورٹوں کے اندراج درست ہوں۔ ایک شعبہ کا کام دوسرے شعبہ میں درج نہ کیا جائے اور جو کچھ بھی درج کیا جائے وہ معین ہو۔

۳۔ امسال مجلس مرکزیہ کے جملہ اعلانات الفضل میں یکجائی طور پر شائع ہوا کریں گے۔ مجالس سے آمدہ خبروں کا خلاصہ بھی شائع کیا جائے گا۔ مجالس خدام الاحمدیہ کے اعلانات اور خبریں یکجائی طور پر شائع کی جائیں گی۔

۴۔ مجالس مطلع فرمائیں کہ ان کے ہاں کن ایام میں انسپکٹر بغرضِ معائنہ بھجوائے جائیں۔

شعبۂ تجنید

۱۔ جن خدام نے ابھی تک فارم رکنیت پُر نہیں کئے اُن کے فارم پُر کرکے مرکز میں بھجوائے جائیں

۲۔ جملہ مجالس اپنے اراکین کی تازہ فہرست معہ جملہ کوائف جلد تر بھجوا دیں۔ تا ضروری ریکارڈ مکمل کر لیا جائے۔

۳۔ جن مقامات پر جماعت احمدیہ قائم ہے لیکن ابھی تک خدام الاحمدیہ قائم نہیں قریب کی بیدار مجالس اور قائد ضلع متعلقہ وہاں مجلس قائم کرنیکی کوشش کریں۔

۴۔ جملہ مجالس اُن اطفال کی فہرست بھجوائیں جو امسال خدام میں شامل ہو رہے ہیں تا انہیں مجلس خدام الاحمدیہ میں باضابطہ طور پر شامل کر لیا جائے اسی طرح جو خدام امسال اپنی عمر کے چالیس سال پورے کر رہے ہوں ان کی مکمل فہرست بھجوائیں تا انہیں یہ سال ختم ہونے پر مجلس انصار اللہ میں شامل کرایا جا سکے۔

شعبۂ تحریک جدید

۱۔ ہر مجلس کوشش کرے کہ اس کا ہر خادم تحریک جدید کے دفتر اوّل یا دوم میں اپنی استطاعت کے مطابق ضرور شامل ہو۔ کوئی خادم رہ نہ جائے۔

۲۔ سال میں ایک ہفتہ مناکر وعدے حاصل کئے جائیں۔ اور پھر دو ہفتے وصولی کے لئے منائے جائیں۔ ان ہفتوں کی تاریخوں کا اعلان مرکز کی طرف سے ہوگا۔

۳۔ ایسے دوست جن کے وعدے ان کی حیثیت سے کم ہیں اُن سے مل کر انہیں تحریک کی جائے کہ وہ اپنے وعدوں میں مناسب اضافہ کریں۔

۴۔ ہر خادم زائد آمد اس نیت سے پیدا کرنے کی کوشش کرے کہ وہ اس میں سے ½ حصہ تحریک جدید کو ادا کرے

۵۔ ایسے احباب جو اپنے وعدے کا پاس نہیں کرتے انہیں تلقین کی جائے کہ وہ وعدے پورے کریں۔ اور اگر ان پر کوئی اثر نہ ہو تو مرکز سے ان کی اصلاح کے سلسلہ میں امداد حاصل کی جائے۔

۶۔ جو مجالس تحریک جدید کے سلسلہ میں نمایاں کام کریں گی۔ مرکز کی طرف سے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر انہیں اعزازاً حُسنِ کارکردگی کے طور پر خوشنودی کی سندات دی جائیں گی۔

۷۔ مالی مطالبات کے علاوہ تحریک جدید کے دوسرے مطالبات کی طرف بھی دوستوں کو توجہ دلائی جائے

شعبۂ تربیت و اصلاح

۱۔ خدام کی تربیت و اصلاح کے لئے تربیتی جلسے باقاعدگی کے ساتھ منعقد کئے جائیں۔ ان جلسوں میں خدا اور اس کے رسولؐ کے ارشادات خدام کے ذہن نشین کرائے جائیں اور انہیں ان کے مقام اور فرائض سے آگاہ کیا جائے۔

۲۔ سلسلہ کے جرائد میں تربیتی مضامین شائع کرائے جائیں۔ اس سلسلہ میں بالخصوص آنحضرت صلعم کے ارشادات کے تراجم خدام کے سامنے پیش کئے جائیں۔

۳۔ افرادِ جماعت کی اس حس کو بیدار کیا جائے کہ کسی بری حرکت کو دیکھ کر اسے دور کرنا اپنی ذمہ داری سمجھیں اور چشم پوشی سے کام لینے کی بجائے اسے دُور کرنے کی کوشش کریں۔

۴۔ نوجوانوں کو مختلف کاموں اور کھیلوں میں مشغول رکھنے کی کوشش کی جائے۔

شعبۂ اطفال

۱۔ مجالس اطفال کو از سر نو منظم کیا جائے اطفال کی از سر نو فہرست معہ تعلیم اور عمر تیار کرکے اس کی ایک نقل مرکز میں بھجوائی جائے اور مناسب مربیان مقرر کرکے ایک پروگرام کے ماتحت تربیت کی جائے۔

۲۔ جن مجالس میں مجالس اطفال قائم نہیں وہاں قائم کی جائیں۔

۳۔ اطفال کی حزب بندی کی جائے۔ اور اطفال کو ان کی استعداد کے مطابق چار حصوں میں تقسیم کرکے ہر حصے کیلئے ایک خاص رنگ مقرر کیا جائے۔ مختلف مواقع مثلاً جلسوں یا اجتماعات میں ہر طفل اپنے مقررہ رنگ میں شامل ہو اور نمایاں نظر آئے۔

۴۔ اطفال کے ہفتہ وار اجلاس باقاعدگی سے منعقد کرائے جائیں۔

۵۔ اطفال سے مقررہ شرح کے مطابق باقاعدہ چندہ وصول کرکے مرکز کا حصہ باقاعدگی سے مرکز میں بھجوایا جایا کرے۔

۶۔ اطفال کو نماز باجماعت کا پابند کیا جائے اور اس کے لئے ان کی حزب وار حاضری کا انتظام کیا جائے۔

۷۔ اجتماعی اور انفرادی طور پر زبانی و تحریری نصائح کے ساتھ اطفال کی اخلاقی تربیت کی جائے۔ اور اس سلسلہ میں ان کے والدین کا تعاون حاصل کیا جائے۔

۸۔ تلاوتِ قرآن کریم، حفظ حدیث نبویؐ، ارشاداتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ نیز آپ کے منظوم کلام کو پڑھنے کا اطفال میں شوق پیدا کیا جائے

۹۔ عام دینی معلومات کے حصول کا شوق پیدا کیا جائے۔

۱۰۔ دوران سال یا ہر سہ ماہی اطفال کا امتحان لیا جائے گا۔ کتاب مقرر کرکے اعلان کر دیا جائیگا۔ مجالس کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ اطفال اس میں شامل ہوں۔ کامیاب اطفال کو انعام دیا جائے گا۔

شعبۂ وقارِ عمل

(۱) خدام میں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے پیش نظر یہ جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے کہ:—

ا۔ جھوٹی غیرت کے جذبات جگہ نہ پائیں۔
ب۔ کسی جائز کام کو بھی حقیر نہ جانیں۔
ج۔ بیکار یا سست نہ رہیں۔
د۔ اپنے زائد اوقات کو صحیح طور پر خرچ کریں۔
س۔ مخلوقِ خدا کی خدمت کو فخر جانیں اور اسے عار نہ سمجھیں۔

۲۔ ہر مجلس مہینہ میں کم از کم دو بار وقار عمل منائے۔ کوشش کی جائے کہ وقار عمل رفاہِ عامہ اور خدمتِ خلق کی روح کے مطابق ہوں۔ خدام کے علاوہ دیگر احباب کو بھی ان میں شمولیت کی دعوت دی جایا کرے۔

۳۔ اجتماعی وقار عمل کے علاوہ ہر خادم انفرادی طور پر بھی وقار عمل کیا کرے۔ اپنے گھر کے ماحول کو صاف رکھنا بھی ضروری ہے۔

۴۔ دوران سال ہر مجلس ایک ہفتہ شجرکاری منائے اور زیادہ سے زیادہ پودے لگا کر ان کی غور و پرداخت کرے۔

۵۔ وقارِ عمل کی روح کو تازہ رکھنے کے لئے دیگر مفید کام کئے جائیں۔

شعبۂ اشاعت

۱۔ ہر مجلس بحیثیت مجلس رسالہ خالد اور تشحیذ الاذہان جاری کرائے۔ اور خدام و اطفال کو تحریک کرے کہ وہ خریدار بنیں اور اسے باقاعدگی سے پڑھیں

۲۔ ان دونوں رسالوں کے علمی معیار کو بلند رکھنے کے سلسلہ میں ضروری تجاویز بھجوائی جائیں۔

۳۔ طلبہ کے لئے خالد کی سالانہ قیمت ۴/- روپے کردی گئی ہے۔ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جائے۔

۴۔ مجالس اپنی ماہانہ رپورٹیں بھجواتے وقت شعبۂ اشاعت کی کارگزاری بھی درج کیا کریں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں خالد اور تشحیذ کے لئے کتنے مضامین بھجوائے گئے اور کتنے نئے خریدار بنائے گئے۔ (باقی)

درخواست دعا

میں بعض پریشانیوں میں ہوں۔ میرا چھوٹا بھائی عزیز قطب احمد بٹ عرصہ سے ٹی بی کا مریض ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ میرے بھائی کو شفا دے۔ اور میری مشکلات کو دور فرمائے

(خاکسار قطب احمد بٹ۔ پشاور)

خدا پر ایمان — ایک سائنسدان کے نقطۂ نظر سے

از اے کریسی موریسن سابق صدر نیویارک اکیڈمی آف سائنس

ہم لوگ جس سائنسی عہد میں ہیں۔ اس کا ابھی صرف تڑکا ہوا ہے۔ مگر جوں جوں روشنی بڑھتی جاتی ہے۔ اس عظیم و برتر خالقِ کائنات کی صناعیاں روشن تر ہوتی جاتی ہیں۔ ڈارون کے بعد سے پچھلے نوے سال میں ہم نے بہت سے عظیم الشان انکشافات کئے ہیں۔ اس طرح سائنس کی غیر متکبر روح اور خالص علمی بنیادوں پر استوار عقیدے کے ساتھ ہم عرفانِ الٰہی سے اور زیادہ قریب ہوتے جاتے ہیں — جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں خدا پر ایمان رکھنے کے سات وجوہ پاتا ہوں۔

اوّل:- ایک ناقابلِ شکست حسابی قاعدے سے یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ یہ کائنات یقیناً ایک بہت ہی عظیم المرتبت ذہن کی صناعی ہے۔ جس نے پہلے اس کا مکمل ذہنی نقشہ قائم کیا اور پھر اسی نقشے کے مطابق اسے بنا کر تیار کر دیا۔

فرض کیجئے کہ آپ نے دس پیسے لئے۔ اور ان پر ایک سے دس تک نمبر لگا دئے۔ اس کے بعد سب کو اپنی جیب میں ڈال کر خوب اچھی طرح ملا دیا۔ اچھا۔ اب ان کو ایک ایک کر کے سلسلہ وار نکالنے کی کوشش کیجئے۔ اس طرح کہ ہر نکالے ہوئے پیسے کو پھر سے جیب میں ڈالتے جایئے۔ علم الحساب ہمیں بتاتا ہے کہ پہلی بار "نمبر ایک" کے نکلنے کا امکان 1/10 ہے۔ اور پہلی بار نمبر ایک دوسری بار نمبر ۲ کے نکلنے کا امکان 1/100 ہے۔ اسی طرح پہلی بار نمبر ایک دوسری بار نمبر ۲۔ تیسری بار نمبر ۳ کے سلسلہ وار نکلنے کا امکان 1/1000 ہے۔ اسی طرح نکالتے جایئے۔ یہاں تک کہ ایک سے دس تک اتفاق سے سارے پیسے نمبروار نکل آئیں۔

مگر آپ کو یقین نہ آئے گا۔ کہ ایک سے دس تک سلسلہ وار نکل آنے کا امکان دس ارب میں یعنی دس ارب میں ایک ہے۔

ٹھیک اسی حساب سے اس خاکدان ارضی نمودِ حیات کے لئے جو انتہا ان گنت ضروری اسباب اس قدر سچے تلے انداز سے مہیا ہیں۔ ان کا وجود بھی اتنے صحیح تناسب کے ساتھ محض اتفاقی طور پر کبھی نہیں ہو سکتا۔ زمین اپنے محور پر ایک ہزار میل فی ساعت کی رفتار سے حرکت کر رہی ہے

اگر یہ زمین سو میل فی ساعت کی رفتار سے حرکت کرنے لگے تو کیا ہو؟ ہمارے دن دس دنوں کے برابر اور راتیں دس راتوں کے برابر ہو جائیں گی!

اور نتیجہ ظاہر ہے۔ دن میں آفتاب کی حرارت زمین پر روئیدگی کے نام و نشان کو بھی جلا کے خاک کر دے گی۔ اور رات کی سردی ہر اس شے کو جس میں بالیدگی ہو جما کر برف بنا دے گی۔

آفتاب ہماری حیات کا سرچشمہ ہے۔ اس کی سطح بارہ ہزار فارن ہیٹ کے برابر گرم ہے اور زمین اس سے ٹھیک اتنے ہی فاصلے پر ہے کہ آگ کا یہ گولہ ہماری ضرورت کے مطابق ہمیں گرمی دیتا رہتا ہے۔

اگر کبھی ایسا ہو کہ آفتاب ہمیں جتنی شعاعیں اب دیتا ہے اس کی آدھی مقدار روک لے تو ہم سب برف کی طرح جم کر رہ جائیں۔

اور اگر موجودہ شعاعوں سے آدھی مقدار بھی فاضل کسی دن زمین پر پھینک دے تو ہم سب بھن کے کباب ہو جائیں۔

زمین کا ڈھلان ۲۳ درجہ جھکا ہوا ہے اور اسی جھکاؤ کی وجہ سے بدلتے ہوئے موسم ہمیں ملتے ہیں۔ فرض کیجئے یہ جھکاؤ نہ ہو تو کیا ہو سمندر کے اندر جو عمل تبخیر ہوتا رہتا ہے وہ قطب شمالی اور قطب جنوبی پر سے برف کے پورے پورے براعظم لا کر ڈھیر کر دے گا

اسی طرح فرض کیجئے کہ چاند زمین سے جتنے فاصلے پر اب ہے۔ اس سے صرف پچاس ہزار میل اور دور ہو جائے۔ تو سمندر کا مد و جزر اس قدر عظیم ہو کہ ہماری دنیا کے تمام براعظم روزانہ دو بار غرقاب ہو جایا کریں حتیٰ کہ بڑے بڑے پہاڑ بھی سیلاب کی رفتار سے گھس پٹ کر اور پانی کی تیز دھاروں سے کٹ کٹ کر گم ہو جائیں۔

زمین کی تہ جتنی دبیز ہے اگر صرف دس فٹ اور موٹی ہوتی۔ تو آکسیجن ناپید ہو جاتا۔

وہ آکسیجن جس کے بغیر زندگی ممکن نہیں سمندر اگر چند فٹ اور گہرا ہوتا تو کاربن ڈائی واکسائڈ اور آکسیجن سارے کا سارا جذب ہو جاتا اور زمین پر روئیدگی و بالیدگی کا نام و نشان باقی نہ رہتا اسی طرح اگر ہماری فضا موجودہ صورتِ حال سے تھوڑی سی اور رقیق ہوتی تو وہ کروڑوں اجرامِ فلکی جو ہر روز فضا میں جل جل کر ختم ہوتے رہتے ہیں ہماری زمین کے ہر حصے پر ہمہ دم گر گر کر آگ بھڑکاتے رہتے ہیں۔

یہ اور اسی طرح کی لاکھوں مثالیں ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمین پر نمودِ حیات کے اتفاقی حادثہ ہونے کا امکان کروڑوں میں بھی ایک نہیں ہے۔

دوم:- زندگی کا اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے تمام تر ساز و سامان سے اس طرح آراستہ ہونا بذاتِ خود ایک ہمہ گیر ذہن کی بیّن دلیل ہے!

زندگی حقیقۃً کیا چیز ہے کوئی شخص بھی اس کی گہرائیوں میں ڈوب کر اس کی حقیقت کو معلوم کرنے پر قادر نہیں ہو سکا نہ کسی نے اس کو ناپا ہے نہ تولا ہے اس کا نہ کوئی وزن ہے نہ جہت ہے!

لیکن اتنا علم ضرور ہے کہ یہ ایک صاحبِ قوت شے ہے ایک بڑھتی ہوئی نباتاتی جڑ سنگِ خارا کی چٹان کو پھاڑ کے رکھ دیتی ہے۔

زندگی نے پانی خشکی اور ہوا کو زیر نگیں کر لیا ہے یہ زندگی ہی کی طاقت ہے جو عنصر بسیط کو تحلیل ہونے اور اپنے مزاج کو بدلنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

ذرا غور تو کیجئے کہ پروٹوپلازم (سعہ) کی ننھی سی صاف شفاف جیلی کے جیسی لطیف و رقیق ایک نظر تک نہ آنے والی "بوندکی" اپنے اندر حرکت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے اور سورج سے توانائی اخذ کرتی ہے یہی خلیہ یہی صاف شفاف کہر کی ننھی ننھی بو بھول جیسی ایک بوندکی اپنے اندر جرثومۂ حیات کو لئے رہتی ہے اور چھوٹی بڑی ہر جاندار شے میں زندگی تقسیم کرنے کی قوت رکھتی ہے اس ننھی سی "بوندکی" میں تمام نباتات، تمام حیوانات اور تمام بنی نوع انسان سے بھی زیادہ بڑی قوت ہوتی ہے کیونکہ نمودِ حیات اسی سے مستفاد ہے فطرت نے زندگی کو پیدا نہیں کیا ہے بڑی بڑی سوختہ چٹانیں اور بے نمک سمندر ایسی ضروری احتیاجات تکمیل ہرگز نہیں کر سکتے۔

سوال یہ ہے کہ اس ننھی منی سی "ایک بوندکی" کے اندر یہ "خزانۂ حیات" آخر کس نے رکھ دیا ہے!

سوم:- جانوروں کے اندر فہم کا وجود بھی ایک ناقابلِ تردید اعلان ہے کہ کوئی بہترین خالق ضرور موجود ہے جس نے ان ننھے منے بے یار و مددگار جانوروں میں خاص قسم کے جبلی جاذبے رکھ دیئے ہیں۔

سالمن (مچھلی) سالہا سال سمندر میں رہتی ہے پھر اپنی ندی میں واپس آ جاتی ہے اور ٹھیک اسی دہانے میں چلتی ہے جس میں وہ ندی کی دھار گرتی ہے جہاں وہ پیدا ہوئی تھی، کون سی طاقت ہے جو اس کو ٹھیک اسی راہ لگا دیتی ہے آپ اسے کسی دوسرے دھارے پر لگا دیں تو وہ فوراً سمجھ جائے گی کہ یہ غلط راستہ ہے اور تڑپ کر دہانے پر آ جائے گی اور وہاں سے ٹھیک راستے پر اپنا سفر پھر شروع کر دے گی — اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز معاملہ "بام مچھلی" کا ہے اور یہ ایک ایسا رازِ سربستہ ہے جو کسی طرح حل نہیں ہوتا یہ عجیب مچھلی جیسے ہی عارِ بلوغ کو پہنچتی ہے اپنے تالابوں اور دریاؤں سے لمبے لمبے سفر پر نکل کر روانہ ہو جاتی ہے، حتیٰ کہ یورپ سے ہزاروں میل کی راہ سمندر میں طے کر کے وہ جزائر برمودا کے قریب تک کی اتھاہ گہرائی میں جا پہنچتی ہے وہیں اس کے بچے ہوتے ہیں اور وہیں مر جاتی ہے

مگر اس کے ننھے ننھے بچے جن کے پاس بظاہر علم کا کوئی ذریعہ بجز پانی کی وسعت کے اور کچھ نہیں ہے پھر بھی وہ اس مقام سے واپس ہوتے ہیں اور نہ صرف یہ کہ وہ اس ساحل تک آ پہنچتے ہیں جو ان کے ماں باپ کا وطن تھا۔

بلکہ وہاں سے بھی چل کر دریاؤں، جھیلوں، یا چھوٹے تالابوں میں پہنچ جاتے ہیں یہی سبب ہے کہ آپ چھوٹی چھوٹی ندیوں تالابوں اور جھیلوں میں ان کی اتنی کثرت پاتے ہیں۔

ایک بھڑ کسی ٹڈے کو پکڑتی ہے زمین میں سوراخ بناتی ہے ٹڈے کو سوراخ میں نہایت احتیاط کے ساتھ اس طرح گاڑتی ہے کہ مرنے نہ پائے صرف بے ہوش رہے اور محفوظ گوشت کا کام دے اس کے بعد انڈے دیتی ہے اس انڈے سے بچے پیدا ہوتے ہیں اور

یہ بچے اسی زندہ مگر بے ہوش ٹڈے کو نوچ نوچ کر کھاتے ہیں مردار ان کے لئے زہر قاتل ہے اگر وہ اگر مردار گوشت کھا لیں تو مر جائیں ان بچوں کی ماں اڑ جاتی ہے اور اپنے بچوں کو دیکھنا اسے کبھی نصیب نہیں ہوتا۔

اس پر اسرار طرزِ عمل کو کسی طرح سیکھی ہوئی عادت اور اکتسابی عمل سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا یہ بہرحال کسی کا فیضان ہے۔ (باقی)

تمام زرعی ترقیاتی ایجنسیوں کو اعلیٰ اختیارات کے ادارے میں ضم کرنے کی تجویز

مجوزہ ادارہ خوراک و زراعت کمیشن کی رپورٹ کے بعد "واپڈا" کی طرز پر قائم کیا جائیگا

لائلپور ۱۳ مارچ۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت تمام زرعی ترقیاتی ایجنسیوں کو اعلیٰ اختیارات کے ایک ادارے کے ذریعے مربوط و منظم کرنے کی ایک تجویز پر غور کر رہی ہے۔ مجوزہ ادارہ پانی و بجلی کے ترقیاتی ادارے کی طرز پر کام کرے گا۔

ان ذرائع نے بتایا ہے کہ مجوزہ ادارہ ملک میں کوآپریٹو اور اجتماعی فارمنگ کے طویل اور کم مدت کے منصوبے بروئے کار لائے گا۔ اس طرح چھوٹے اور بکھرے ہوئے قطعات اراضی کی دشواریوں پر قابو پاکر میکانکی ذرائع سے کاشت کاری کو فروغ حاصل ہوگا۔ خیال ہے کہ یہ ادارہ خوراک و زراعت کمیشن کی سفارشات منظور ہونے کے بعد معرض وجود میں آجائے گا۔ مجوزہ ادارہ دیہات میں بعض گھریلو صنعتوں کو فروغ دینے کے فرائض بھی سرانجام دے گا۔ متذکرہ ذرائع کے مطابق حکومت کے خیال میں زرعی پیداوار میں اضافے اور دیہات میں ریشم اور لاکھ کے کیڑے پالنے میں ایسی صنعتوں کو فروغ دے کر کاشت کاروں کی حالت بہتر بنائی جاسکتی ہے۔

بتایا گیا ہے کہ ماہرین کی ایک ٹیم امریکہ، روس، چین اور کئی دوسرے ملکوں میں رائج کوآپریٹو فارمنگ کا تقابلی مطالعہ کر رہی ہے۔ یہ ماہرین یہ سفارش کریں گے کہ پاکستان کے حالات و ضروریات کے مطابق کوآپریٹو فارمنگ کا کون سا نظام مفید ثابت ہوسکتا ہے۔ ان ذرائع نے بتایا ہے کہ اگرچہ زرعی اصلاحات کا نصب العین بظاہر مقررہ مدت میں حاصل ہوگیا ہے لیکن ان اصلاحات کا مقصد صرف یہی نہیں تھا کہ چھوٹے مالکان اور بے زمین مزارعین کو زمین دی جائے۔ یہ تو ایک خاص اور اعلیٰ نصب العین کے حصول کا ذریعہ تھا اور وہ اعلیٰ نصب العین دیہی آبادی کا معیار زندگی بلند کرنا ہے۔ ان ذرائع نے مجوزہ ادارے میں امداد باہمی کی سرگرمیوں کی اہمیت پر بھی زور دیا ہے جو دیہی زندگی کے ہر شعبہ میں کارفرما ہوں گی +

ماسکو ۱۳ مارچ روس نے کل رات اپنے تین "خلائی مسافر" ٹیلی ویژن پر دکھائے یہ مسافر بلیکی نامی ایک کتا، ایک سفید چوہا اور ایک سیاہ چوہا ہیں۔ یہ جانور حال ہی میں ایک مصنوعی سیارے کے ذریعے خلا میں بھیجے گئے تھے۔ اس "سیارے" کو ریموٹ کنٹرول سے روسی علاقہ میں اتارا گیا تھا۔

درخواست دعا

میرا چھوٹا لڑکا عمر چھ سال نہ بولتا ہے نہ کھاتا ہے عقل و فہم اور شعور نہیں رکھتا۔ کچھ دماغی نشوونما بھی کمی ہے۔ ڈاکٹر اس کو منگول بتاتے ہیں ہر قسم کے علاج کرا چکے ہیں لیکن بچہ ٹھیک نہیں ہوا بلکہ انتہا نقصان کرتے ہوئے بہت تنگ کرتا ہے۔ احباب کی خدمت میں خاص قسم کی دعاؤں کی درخواست ہے۔ اگر کوئی ماہر معالج علاج تجویز فرما سکیں تو بے انتہا شفقت ہوگی۔

ملک عبدالوحید سلیم
۹۔ڈی۔ گورنمنٹ چوبرجی کوارٹرز لاہور

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ ملتان ڈویژن۔

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے شیڈول ریٹ کے سربمہر ٹنڈر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے ملتان کو ۲۱ مارچ ۱۹۶۱ء کے ۱۲ بجے دن تک پہنچ جانے چاہئیں جو اسی دن سوا بارہ بجے برسرعام کھولے جائیں گے۔

کام کی تفصیل	کام کی لاگت	زر بیعانہ
۱۔ خانیوال میں اے ای این کے بنگلہ میں فلشنگ کے انتظامات مہیا کرنا۔	۴۰۰۰/- روپے	۱۰۰/- روپے
۲۔ بھکر میں یہی کام	۴۰۰۰/- روپے	۱۰۰/- روپے
۳۔ ریلوے ریسٹ ہاؤس منٹگمری میں فلشنگ کے انتظامات مہیا کرنا۔	۷۰۰۰/- روپے	۲۰۰/- روپے
۴۔ ریلوے ریسٹ ہاؤس خانیوال میں فلشنگ کے انتظامات مہیا کرنا۔	۵۰۰۰/- روپے	۱۵۰/- روپے

ٹنڈر مقررہ فارم پر پیش کئے جائیں جو زیر دستخطی کے دفتر سے ۱۲ مارچ ۱۹۶۱ء کے صبح دس بجے تک اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداران کو ایک روپیہ (ناقابل واپسی) کی ادائیگی پر دستیاب ہوسکتے ہیں صرف منظور شدہ ٹھیکیداران ٹنڈر دے سکتے ہیں ایسے ٹھیکیداران جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں اور وہ درج بالا کام کے لئے ٹنڈر دینے کے خواہشمند ہوں وہ اپنا نام درج کرانے کے لئے ۲۰ مارچ ۶۱ء سے قبل ہی درخواستیں ارسال کریں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے سابق تجربہ اور موجودہ مالی حالت کی بابت اسناد کسی گزیٹڈ افسر سے تصدیق کراکے درخواست کے ساتھ ارسال کریں۔

مفصل شرائط کوائف درخواست پر زیر دستخطی کے دفتر سے دستیاب ہوسکتی ہیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پاکستان ویسٹرن ریلوے ملتان۔

اعلان

ملتان ڈویژن میں درج ذیل وینڈنگ / کیٹرنگ / اور (صرف موسم میں) پنکھوں اور صراحیوں کی فروخت کے خالی ٹھیکوں کے لئے خواہشمند اصحاب سے دفتر ہذا میں رجسٹری ڈاک درخواستیں مطلوب ہیں جو ۲۰ مارچ ۶۱ء تک پہنچ جانی چاہیئے درخواستیں ایسے سند یافتہ افراد یا فرمیں ارسال کریں جو درج ذیل شرائط پوری کر سکیں۔

(ا) وینڈنگ کا سابقہ تجربہ ہو یا کیٹرنگ کے کام سے وابستہ رہے ہوں

(ب) اس امر کا تسلی بخش ثبوت بہم پہنچائیں کہ ان کے پاس مسافروں کی مستعد سروس کے لئے مالی اور دیگر ذرائع موجود ہیں۔

(ج) اس امر کی ضمانت کہ وہ خود یا اپنے انتظامیہ کے ذریعہ کاروبار کریں گے اور محض نفع کمانے کی خاطر درمیانی واسطہ بن کر یہ ٹھیکہ کسی اور کے حوالہ نہیں کریں گے۔

(د) ایسے ٹھیکیداران بھی جن کے پاس پاکستان ویسٹرن ریلوے کے کسی بھی سٹیشن پر وینڈنگ / کیٹرنگ کا ٹھیکہ موجود ہو اس شرط پر اس ٹھیکہ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں کہ اگر یہ ٹھیکہ انہیں دے دیا گیا تو وہ اپنے موجودہ ٹھیکہ سے دستبردار ہو جائیں گے۔

نوٹ:۔ درخواست اگر کسی فرم یا کمپنی کی جانب سے پیش کی جائے تو ایسی صورت میں یہ ضروری ہے کہ وہ فرم یا کمپنی رجسٹرار آف فرمز، پنجاب لاہور کے پاس رجسٹرڈ ہو۔ پارٹنرشپ ڈیڈ نامے اور رجسٹریشن فارم (سی) جاری کردہ رجسٹرار آف فرمز، پنجاب لاہور کی مصدقہ نقول درخواست کے ساتھ ارسال کی جانی ضروری ہے۔

۲۔ جو اشخاص اس ٹھیکہ کے لئے درخواست دیں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے والد کے نام بھی تحریر کریں اور شراکت کی صورت میں شریک کاروں کے والد کے نام تحریر کئے جائیں۔

۳۔ درخواستوں کے ساتھ سابق حالات اور چال چلن کی بابت مجسٹریٹ کا اصل سند یا اسکی مصدقہ نقل ارسال کی جانی ضروری ہے۔

نمبر شمار	سٹیشن	ٹھیکہ کی نوعیت	
۱	پاک پتن	ریفرشمنٹ روم (پاکستانی طرز کا)	
۲	فورٹ عباس	تمام اشیا کی وینڈنگ۔	
۳	خانیوال	پنکھے اور صراحیاں	۲ عدد
۴	ملتان چھاؤنی	۔ ایضاً ۔	۲ عدد
۵	شجاع آباد	۔ ایضاً ۔	۱ عدد
۶	بہاولپور	۔ ایضاً ۔	۱ عدد
۷	سمہ سٹہ	۔ ایضاً ۔	۱ عدد
۸	ڈیرہ نواب صاحب	۔ ایضاً ۔	۱ عدد
۹	پاک پتن	۔ ایضاً ۔	۱ عدد

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پاکستان ویسٹرن ریلوے ۔ ملتان۔

(۲۶۹۹)

خوشخبری

آپ کے شہر ربوہ میں ہم نے لوہا، تانبا، پیتل اور دیگ وغیرہ کی بنی ہوئی اشیا کی مرمت کا کام بذریعہ ویلڈنگ مشین شروع کیا ہے علاوہ ازیں سائیکل مرمت فریم کا رنگ سٹوؤ اور گیسوں کی مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے اور سائیکل کے ہر قسم کے پرزہ جات بھی ہم سے مل سکتے ہیں نیز پھٹے ہوئے ٹائر اور ٹیوب کو ولکنائز کیا جاتا ہے احباب فائدہ اٹھائیں اور ہمارا حوصلہ بڑھائیں۔

آپ کا خادم عبدالعزیز
دی عزیز سائیکل اینڈ ویلڈنگ ورکس
گولبازار ربوہ